25841-عمرہ کرنا چاہتی ہے لیکن اس کا کوئی محرم نہیں

سوال

میں عمرہ پر جانا چاہتی ہوں لیکن میرا کوئی محرم نہیں جس کی وجہ سے میں بہت پریشان اور غمزدہ ہوں، میرا خاوند ہر وقت اپنے کام کاج میں مشغول رہتا ہے اور وہ آٹھ یا دس روز کے لیے کام ترک نہیں کرسکتا، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس سلسلہ میں میری کوئی راہنمائی فرمائیں تا کہ میں عمرہ کی ادائیگی کرسکوں ؟

پسندیدہ جواب

جس عورت کا کوئی محرم نہ ہو جو اس کے ساتھ سفر کرسکے اس پر حج اور عمرہ واجب نہیں بلکہ وہ اس کے ترک کرنے میں معذور ہے، اور اس کے لیے حج یا کسی دوسرے سفر کے لیے بغیر محرم سفر کرنا حرام ہے، اس عورت کو صبر کرنا چاہیے حتی کہ اللہ تعالی اس کے لیے کوئی ایسا محرم میسر کردے جو اس کے ساتھ سفر کرسکے ۔

اور پھر خیر و بھلائی کے بہت سے راستے ہیں، لھذا اگر کوئی مسلمان کوئی ایک عبادت نہیں کرسکتا تو اسے ایسی عبادت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو اس کی استطاعت میں ہو حتی کہ اللہ تعالی اس کے لیے وہ عبادت بھی آسان کردے جس کی اس میں استطاعت و طاقت نہیں ۔

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا اپنے بندوں پر یہ فضل و کرم اور احسان ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کا عزم کرتا ہے لیکن وہ کسی عذر کی بنا پر اس پر عمل پیرا نہیں ہوسکا تو اسے اس نیکی کے کرنے کا اجر و ثواب حاصل ہوجاتا ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے اور جب وہ مدینہ شریف کے قریب پہنچے تو فرمانے لگے :

(یقینا مدینہ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جس وادی اور جگہ بھی تم گئے ہو وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ مدینہ میں رہتے ہوئے ہی ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اور مدینہ میں ھی ہیں لیکن انہیں عذر نے روک رکھا تھا) صحیح بخاری حدیث نمبر (4423) ۔

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) سعودی عرب کے علماء کرام کا کہنا ہے کہ :

جس عورت کا محرم نہ ہو اس پر حج واجب نہیں کیونکہ اس عورت کے لیے محرم کا ہونا سبیل یعنی راہ میں شامل ہے، اور وجوب حج کے لیے سبیل (مکہ تک پہنچنے) کی استطاعت شرط ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو بھی وہاں تک جانے کی استطاعت رکھے}.

لھذا عورت کے لیے خاوند یا محرم کے بغیر حج یا کوئی اور سفر کرنا جائز نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے :

امام بخاری اور مسلم رحمہم اللہ بیان کرتے ہیں کہ : ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(کوئی شخص بھی کسی عورت سے محرم کے بغیر خلوت نہ کرے، اور محرم کے بغیر کوئی عورت بھی سفر نہ کرے، تو ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہے اور میں نے فلاں غزوہ میں اپنا نام لکھوا رکھا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کرو) ۔

امام حسن ، امام نخعی ، امام احمد ، اسحاق ، ابن منذر ، اور اصحاب الرائے کا بھی یہی قول ہے ، اور مندرجہ بالا آیت اور عورت کو بغیر محرم اور خاوند سے سفر کی نہی والی احادیث کے عموم کی بنا پر صحیح قول بھی یہی ہے ۔

اور امام شافعی ، امام مالک ، اوزاعی رحمہم اللہ نے اس میں اختلاف کیا ہے اور ہر ایک نے ایک شرط رکھی ہے لیکن اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ، ابن منذر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : انہوں نے حدیث کے ظاہر کو ترک کر دیا ہے اور ہر ایک نے ایک لگائی ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/90-91) ۔

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

اگر تو واقعی ایسا ہی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے –کہ آپ کا خاوند یا محرم فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا– تو جب تک آپ کی یہ حالت رہتی ہے اس وقت تک آپ پر حج واجب نہیں ہوتا ، کیونکہ سفر میں خاوند یا محرم کی صحبت آپ پر حج واجب ہونے کے لیے شرط ہے ۔

آپ کے لیے حج یا کوئی دوسرا سفر بغیر محرم کے کرنا حرام ہے اگرچہ اپنی بھابھی اور عورتوں کے گروپ کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو علماء کا صحیح قول یہی ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(محرم کے بغیر کوئی عورت سفر نہ کرے) متفق علیہ ۔

لیکن اگر آپ کا بھائی اپنی بیوی کے ساتھ ہو تو اس حالت میں آپ کے لیے اس کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے کیونکہ وہ آپکا محرم ہے ، اور آپ کو چاہیے کہ آپ ایسے اعمال صالحہ کرنے کی کوشش کریں جو سفر کے محتاج نہیں ، اور اللہ تعالی سے امید رکھ کر صبر کریں کہ اللہ تعالی آپ کے لیے اس معاملہ کو آسان فرما دے اور آپ کے لیے محرم یا خاوند کے ساتھ حج کرنا آسان فرمائے ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/96) ۔

واللہ اعلم.